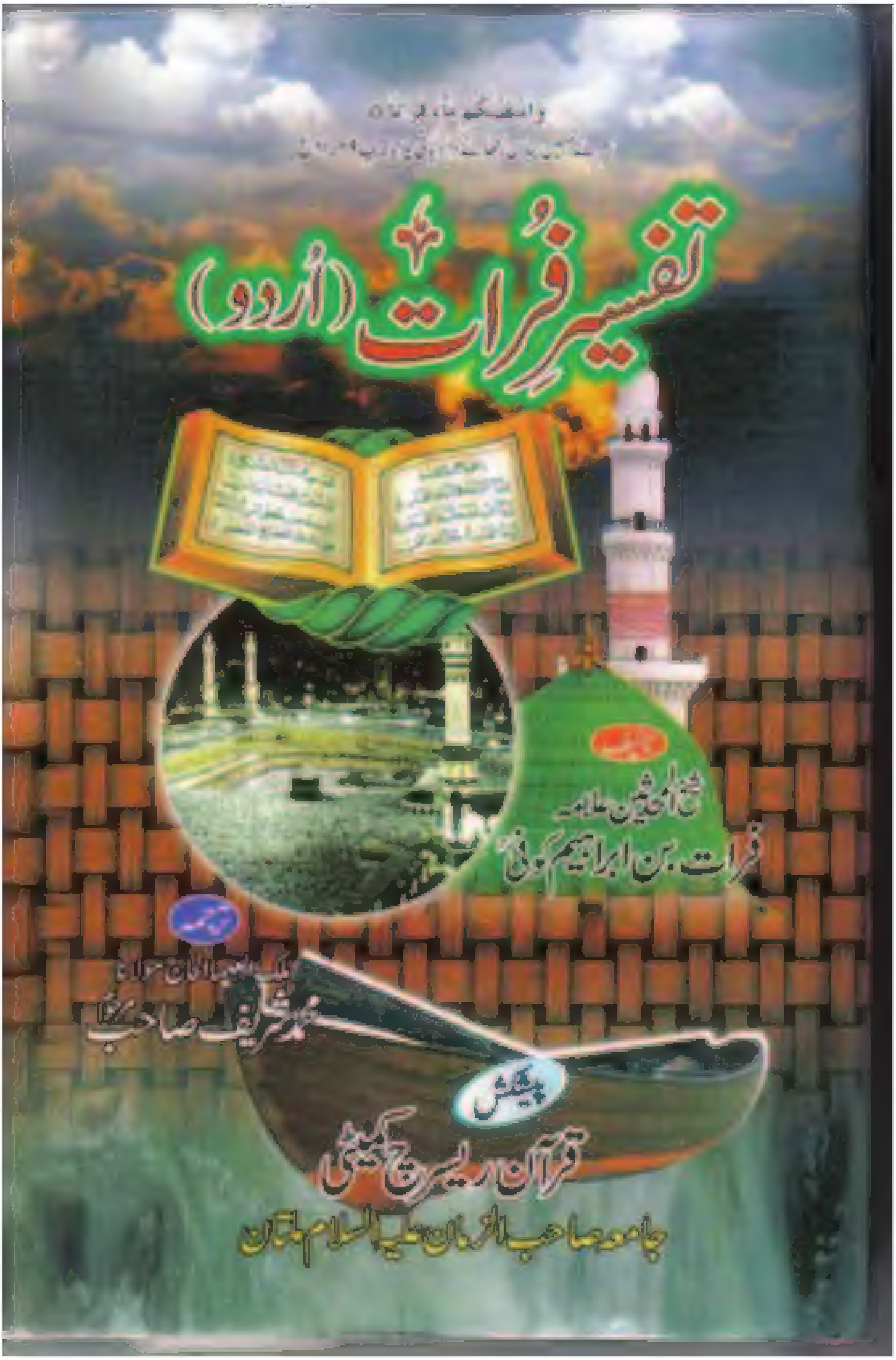

تفسیر فرات (اردو)
شیخ المحدثین علامہ
فرات بن ابراہیم کوفیؒ
محمد شریف صاحب
پیشکش
قرآن ریسرچ کمیٹی
جامعہ صاحب الزمان علیہ السلام ملتان

حقوق الطبع محفوظة

نام کتاب ______ تفسیر فرات

مؤلف ______ شیخ المحدثین سرکار علامہ
فرات بن ابراھیم کوفی

مترجم ______ ملک العلماء الحاج مولانا
ملک محمد شریف صاحب
مرحوم شاہ رسولوی ملتان

پیشکش ______ تنظیم حب علی علیہ السلام
لندن انگلینڈ

ناشر ______ قرآن ریسرچ کمیٹی
جامعہ صاحب الزمان
علیہ السلام ملتان

ھدیہ ______ 175/- روپے

اگست سنہ 2003ء

تنظیم انتظار مھدیؑ ملتان

محمد (ع) عن قول اللہ فی محکم کتابہ مثل الجنۃ التی وعد المتقون قال ھی فی علی و اولادہ و شیعتھم ھم المتقون وھم اھل الجنۃ والمغفرۃ۔

"مفضل بن عمر نے کہا کہ سیدی نے صادق آل محمدؐ سے پوچھا کہ اس آیت کا کیا مطلب ہے، اس جنت کی مثل جسکا پرہیزگاروں سے وعدہ کیا گیا۔ فرمایا، پرہیزگاروں سے مراد علیؑ، آپ کی اولاد اور آپ کے شیعہ ہیں، وہ اہل جنت اور مغفرت ہیں"

قال جعفر بن محمد (ع) فی قولہ تعالیٰ یا ایھا الذین امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول ولا تبطلوا اعمالکم یعنی اذا اطاعوا اللہ واطاعوا الرسول ما یبطل اعمالکم قال عداوتنا یبطل اعمالھم

"اے ایمان والو! تم اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو، اور اپنے اعمال کو بے کار نہ کرو، یعنی جب اللہ کی اطاعت کروگے اور رسولؐ کی اطاعت کروگے تو تمہارے اعمال بے کار نہیں ہوں گے، فرمایا ہم سے دشمنی رکھنے سے ان کے اعمال بے کار ہو جائیں گے۔"

خیثمہ جعفی نے کہا کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا، فرمایا ——

"اے خیثمہ! ہمارے شیعہ اہل بیت میں داخل ہیں، ان کے دلوں میں ہم اہل بیت کی محبت القا ہوتی ہے، اہل بیت کی محبت کا انہیں الہام ہوتا ہے،

عبید بن یحییٰ کا بیان ہے کہ ہم موجود تھے کہ ایک شخص نے محمد ابن حسنؑ سے پوچھا کہ فدک کے مال میں مومنین کیوں شامل نہیں ہیں! اس کی وضاحت فرمایئے ——

فرمایا —— جبرائیلؑ رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، رسول اللہ نے

گھوڑے پر زین رکھی اور خود ہتھیار لگائے، علیؑ نے بھی ہتھیار لگائے اور گھوڑے پر زین رکھی، آدھی رات کو کسی مقام کی طرف روانہ ہو گئے، علیؑ کو بھی علم نہیں تھا کہ رسول اللہ کہاں جا رہے ہیں، فدک کے پاس پہنچ کر رسول اللہؐ نے علیؑ سے فرمایا تم مجھے اٹھاؤ گے یا میں تمہیں اٹھاؤں؟ علیؑ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میں اٹھاؤں گا، رسول اللہؐ نے فرمایا: میں اٹھاؤں گا، میرا قد تم سے لمبا ہے۔ رسول اللہؐ نے علیؑ کو اپنے کندھے پر اٹھایا، آنحضرتؐ نے علیؑ کو اس قدر بلند کیا کہ آپ قلعہ کی دیوار پر چڑھ گئے۔ رسول اللہ کی تلوار علیؑ کے ساتھ تھی، علیؑ نے قلعہ کی دیوار پر اذان اور تکبیر کہی، قلعہ والے ڈر کے مارے دروازے کی طرف بھاگے اور اس کو کھول دیا، تمام آدمی باہر نکل آئے۔ علیؑ دیوار سے اتر کر ان سے جا کر لڑے ان کے اٹھارہ بڑے بڑے آدمی قتل کر دیئے، باقیوں نے اطاعت قبول کی رسول اللہ نے ان کے بقایا آدمیوں اور اولاد کو قید کر لیا۔ مال غنیمت ان پر لاد کر انہیں مدینہ میں لائے۔ صرف رسول اللہؐ نے یہ جنگ کی، یہ صرف آپ کا حصہ ہے مومنین کا اس میں کوئی حق نہیں۔

سورہ فتح ——— امیر المومنین علیؑ بن ابی طالب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم پہ یہ آیت نازل ہوئی ———

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا لِّيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ۔

"ہم نے تمہارے لئے فتح کی ایک کھلی فتح تاکہ اللہ تعالیٰ تمہاری خاطر سے تمہاری امت کے، اگلے گناہوں کو بھی بخشش دے اور پچھلوں کو بھی"
رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ میرا تو نہ کوئی گناہ ماضی میں ہے اور نہ ہی کوئی باقی ہے۔